

(۱۸۸)

جو حق سے منہ موڑتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹)

جسے صبر رہائی نہیں دلاتا اسے بیتابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

(۱۹۰)

العجب! کیا خلافت کا معیار بس صحابیت اور قرابت ہی ہے؟!

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس مضمون کے اشعار بھی حضرتؑ سے مروی ہیں جو یہ ہیں:

اگر تم شوریٰ کے ذریعہ لوگوں کے سیاہ و سفید کے مالک ہو گئے ہو تو یہ کیسے؟ جبکہ مشورہ دینے کے حقدار افراد غیر حاضر تھے۔ اور اگر قرابت کی وجہ سے تم اپنے حریف پر غالب آئے ہو تو پھر تمہارے علاوہ دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ حقدار اور ان سے زیادہ قریبی ہے۔

(۱۹۱)

دنیا میں انسان موت کی تیر اندازی کا ہدف اور مصیبت و ابتلا کی غارت گری کی جولانگاہ ہے، جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو اور ہر لقمہ میں گلو گیر پھندا ہے، اور جہاں بندہ ایک نعمت اس وقت تک نہیں پاتا جب تک دوسری نعمت جدا نہ ہو جائے، اور اس کی عمر کا ایک دن آتا نہیں جب تک کہ ایک دن اس کی عمر سے کم نہ ہو جائے۔

ہم موت کے مدگار ہیں اور ہماری جانیں ہلاکت کی زد پر ہیں۔ تو اس صورت میں ہم کہاں سے بقا کی امید کر سکتے ہیں؟ جبکہ شب و روز کسی عمارت کو بلند نہیں کرتے، مگر یہ کہ حملہ آور ہو کر جو بنایا ہے اسے گراتے اور جو یکجا کیا ہے اسے بکھیرتے

(۱۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَبْدَى صَفْحَتَهُ لِنَحْوِي هَلَكَ.

(۱۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ لَمْ يُنْجِهِ الصَّبْرُ أَهْلَكَ الْجُرْعُ.

(۱۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاعْجَابُهُ! أَتَكُونُ الْخِلَافَةَ بِالصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ؟

قَالَ الرَّضِيُّ: وَرُوي لَهُ شِعْرٌ فِي هَذَا الْمَعْنَى، وَهُوَ:

فَإِنْ كُنْتَ بِالشُّورَى مَكَتَ أُمُورُهُمْ

فَكَيْفَ بِهَذَا وَالْمَشِيرُونَ غَيْبٌ؟

وَإِنْ كُنْتَ بِالنُّقْرُبَى حَبَجْتَ خَصِيْبَهُمْ

فَعَيْدُكَ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ وَاقْرُبْ

(۱۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّمَا الْمَوْتُ فِي الدُّنْيَا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ

فِيهِ الْمَنَائِي، وَ نَهَبُ ثُبَادِرُهُ الْمَصَائِبُ،

وَمَعَ كُلِّ جُرْعَةٍ شَرَقٌ، وَفِي كُلِّ أَكْلَةٍ غَصَصٌ،

وَ لَا يَنَالُ الْعَبْدُ نِعْمَةً إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى، وَ

لَا يَسْتَقْبِلُ يَوْمًا مِّنْ عُمُرِهِ إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى

مِنْ أَجَلِهِ.

فَنَحْنُ أَعْوَانُ الْمُنُونِ، وَ أَنْفُسُنَا نَصَبُ

الْحُتُوفِ، فَمِنْ أَيْنَ نَرْجُوا الْبَقَاءَ، وَ هَذَا

اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ لَمْ يَزَفَا مِنْ شَيْءٍ شَرَفًا،

إِلَّا أَسْرَعَا الْكِرَّةَ فِي هَدْمِ مَا بَنِيَا، وَ تَفَرَّقِي

ہوتے ہیں۔

مَا جَمَعَا؟!

(۱۹۲)

اے فرزند آدم! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں دوسرے کا خزاں چھپی ہے۔

(۱۹۳)

دلوں کیلئے رغبت و میلان، آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔ لہذا ان سے اس وقت کام لو جب ان میں خواہش و میلان ہو، کیونکہ دل کو مجبور کر کے کسی کام پر لگایا جائے تو اسے کچھ سمجھائی نہیں دیتا۔

(۱۹۴)

جب غصہ مجھے آئے تو کب اپنے غصہ کو اتاروں؟ کیا اس وقت کہ جب انتقام نہ لے سکوں اور یہ کہا جائے کہ صبر کیجئے، یا اس وقت کہ جب انتقام پر قدرت ہو اور کہا جائے کہ بہتر ہے درگزر کیجئے۔

(۱۹۵)

آپ کا گزروا ایک گھورے کی طرف سے جس پر غلا تھیں، فرمایا: یہ وہ ہے جس کے ساتھ بخل کرنے والوں نے بخل کیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر تم لوگ کل ایک دوسرے پر رشک کرتے تھے۔

(۱۹۶)

تمہارا وہ مال اکارت نہیں گیا جو تمہارے لئے عبرت و نصیحت کا باعث بن جائے۔

(۱۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا ابْنَ آدَمَ! مَا كَسَبْتَ فَوْقَ قُوَّتِكَ، فَأَنْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِّغَيْرِكَ.

(۱۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلْقُلُوبِ شَهْوَةً وَاقْبَالًا وَادْبَارًا، فَأَتَوْهَا مِنْ قِبَلِ شَهْوَتِهَا وَاقْبَالِهَا، فَإِنَّ الْقَلْبَ إِذَا أُكْرِهَ عَيْبٌ.

(۱۹۴) وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:

مَتَى أَشْفَى غَيْظِي إِذَا غَضِبْتُ؟ أَحِينَ أَعْجِزُ عَنِ الْإِنْتِقَامِ فَيُقَالُ لِي لَوْ صَبَرْتُ؟ أَمْ حِينَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لِي: لَوْ عَفَوْتُ.

(۱۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ مَرَّ بِقَدْرِ عَلَى مَرْبَدَةَ: هَذَا مَا بَخَلَ بِهِ الْبَاخِلُونَ. وَرُوِيَ فِي خَبَرٍ آخَرَ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا مَا كُنْتُمْ تَتَنَافَسُونَ فِيهِ بِالْأَمْسِ.

(۱۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمْ يَذْهَبْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَقَلَك.

جو شخص مال و دولت کھو کر تجربہ و نصیحت حاصل کرے اسے ضیاع مال کی فکر نہ کرنا چاہیے اور مال کے مقابلہ میں تجربہ کو گراں قدر سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ مال تو یوں بھی ضائع ہو جاتا ہے مگر تجربہ آئندہ کے خطرات سے بچالے جاتا ہے۔ چنانچہ ایک عالم سے جو مالدار ہونے کے بعد فقیر و نادار ہو چکا تھا، پوچھا گیا کہ تمہارا مال کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس سے تجربات خرید لئے ہیں جو میرے لئے مال سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں، لہذا سب کچھ کھو دینے کے بعد بھی میں نقصان میں نہیں رہا۔

(۱۹۷)

یہ دل بھی اسی طرح تھکتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں۔ لہذا  
(جب ایسا ہو تو) ان کیلئے لطیف حکیمانہ جملے تلاش کرو۔

(۱۹۸)

جب خوارج کا قول «لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ» (حکم اللہ سے مخصوص  
ہے) سنا تو فرمایا:  
یہ جملہ صحیح ہے مگر جو اس سے مراد لیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔

(۱۹۹)

بازاری آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کے بارے میں فرمایا:  
یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ مجتمع ہوں تو چھا جاتے ہیں اور جب منتشر  
ہوں تو پچھانے نہیں جاتے۔  
ایک قول یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ:

جب اکٹھا ہوتے ہیں تو باعث ضرر ہوتے ہیں اور جب منتشر  
ہو جاتے ہیں تو فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔  
لوگوں نے کہا کہ ہمیں ان کے مجتمع ہونے کا نقصان تو معلوم ہے مگر ان  
کے منتشر ہونے کا فائدہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ:

پیشہ وراپنے اپنے کاروبار کی طرف پلٹ جاتے ہیں تو لوگ ان کے  
ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جیسے معمار اپنی (زیر تعمیر) عمارت  
کی طرف، جو لاہا اپنے کاروبار کی جگہ کی طرف اور نانہائی اپنے  
تنور کی طرف۔

(۲۰۰)

آپؐ کے سامنے ایک مجرم لایا گیا جس کے ساتھ تماشائیوں کا ہجوم تھا  
تو آپؐ نے فرمایا:

ان چہروں پر پھینکار کہ جو ہر رسوائی کے موقع پر ہی نظر

(۱۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْأَبْدَانُ،  
فَاتَّبِعُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ.

(۱۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْخَوَارِجِ «لَا حُكْمَ إِلَّا  
لِلَّهِ»:

كَلِمَةٌ حَقٌّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ.

(۱۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي صِفَةِ الْخَوَعَاءِ:

هُمْ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا غَلَبُوا، وَإِذَا  
تَفَرَّقُوا لَمْ يُعْرَفُوا.

وَقِيلَ: بَلْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

هُمْ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا ضُرُّوا، وَإِذَا  
تَفَرَّقُوا نَفَعُوا.

وَقِيلَ: قَدْ عَرَفْنَا مَضْرَّةَ اجْتِمَاعِهِمْ، فَمَا  
مَنْفَعَةُ افْتِرَاقِهِمْ؟ فَقَالَ:

يَرْجِعُ أَصْحَابُ الْمَهْنِ إِلَى مَهْنِهِمْ،  
فَيَنْتَفِعُ النَّاسُ بِهِمْ، كَرُجُوعِ الْبَنَاءِ إِلَى  
بِنَائِهِ، وَالنَّسَاجِ إِلَى مَنْسَجِهِ، وَالْخَبَّازِ إِلَى  
مَخْبِزِهِ.

(۲۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ أَتَى بَجَابٍ وَ مَعَهُ غَوَعَاءٌ،  
فَقَالَ:

لَا مَرْحَبًا بِوُجُوهِ إِلَّا تُرَى إِلَّا عِنْدَ كُلِّ